# احمد بن مصطفیٰ المراغی کی تفسیر "المراغی" (سورۃ الاعراف) میں مذکور منتخب احادیث کی تخریج کا تجزیاتی مطالعہ

# An Analytical Study of the expert of chosen Hadiths Mentioned in Tafsir Al.Maraghi of Ahmad Bin Mistafa Al Maraghi in Surah al'araf.

*جمشید اقبال

**ڈاکٹر محمد فخر الدین

## *ABSTRACT*

*Shekh Ahmad bin Mustafa Almuraghi is one of the Jamia Azhar scholars whose services of tafseer are prominent. Tafseer Almuraghi is manifestation of his services. His tafseer has many features and.A major feature of which is that he mostly interpret the Qur'an with hadiths. For this, there is a considerable collection of hadiths in his tafseer. But he has not excerpted the hadiths mentioned in his tafseer. In this article there is a review of the hadiths mentioned under Surah Al-A'raf in his tafseer. The first hadith relates to his opinion on worldly maters. The second one deals with responsibility. The third one deals with the three questions on the day of judgement. The forth one, describes the standard of wisdom and ignorance. In the fifth one, there are specific prayers recited in the morning and evening. While in the sixth hadith,there is an important commandment about women.*

## تمہید

احمد بن مصطفیٰ المراغی کا شمار جامعہ ازہر کے ان فضلاء میں ہوتا ہے جن کی تفسیری خدمات روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں۔ آپؒ کا تعلق قرآنِ کریم کے ساتھ خاص شغف رکھنے والے گھرانے سے ہے۔ آپؒ کے بڑے بھائی محمد بن مصطفیٰ المراغی کی زندگی کا مطالعہ کریں تو ان کی تفسیری خدمات واضح نظر آئیں گی۔ اس نے "الدروس الدینیہ" کے نام سے بعض سورتوں کی بعض آیتوں کی تفسیر کی،[1] جب کہ آپؒ نے "تفسیر المراغی" کے نام سے پورے قرآن کی تفسیر کی۔ یہ تفسیر بہت سی خوبیوں کی حامل ہے لیکن اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں تفسیر القرآن بالحدیث پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس تفسیر میں احادیثِ مبارکہ کا بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔ البتہ ان میں اکثر احادیث وہ بالمعنیٰ

*پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ تحقیق اور علومِ اسلامیہ، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، بنوں
**لیکچرر، شعبہ تحقیق اور علومِ اسلامیہ، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، بنوں

ذکر کرتے ہیں اور ان کا ماخذ بیان نہیں کرتے جس کی وجہ سے ان احادیث کی تخریج اور اصل متن اور سند کا بیان ضروری ہوتا ہے۔ سورۃ الاعراف میں بھی کثرت سے ایسی احادیث ملتی ہیں جن میں ابتدائی چھ احادیث کی تخریج کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا جارہا ہے۔

**روایت نمبر1:**

قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ:إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ،وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيِي، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ۔[2]

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں ایک انسان ہوں جب میں تمہیں دین کی بات کا حکم دوں تو اس پر عمل کرو اور جب میں اپنی رائے سے تمہیں کوئی حکم دوں تو بلاشبہ میں ایک انسان ہوں۔

**مکمل سند و متن حدیث**

یہ حدیث امام مسلمؒ نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے تابیر النخل کے باب میں ذکر کی ہے۔ مکمل حدیث اپنی سند کے ساتھ یوں ہے:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الرُّومِيِّ الْيَمَامِيُّ، وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَاشِيِّ، حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ، قَالَ: قَدِمَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وَهُمْ يَأْبُرُونَ النَّخْلَ، يَقُولُونَ يُلَقِّحُونَ النَّخْلَ، فَقَالَ: «مَا تَصْنَعُونَ؟» قَالُوا: كُنَّا نَصْنَعُهُ، قَالَ: «لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا» فَتَرَكُوهُ، فَنَفَضَتْ أَوْ فَنَقَصَتْ، قَالَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ:إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيِي، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ- قَالَ عِكْرِمَةُ:أَوْ نَحْوَ هَذَا. قَالَ الْمَعْقِرِيُّ: فَنَفَضَتْ وَلَمْ يَشُكَّ

ترجمہ: عبداللہ بن رومی یمامی، عباس بن عبدالعظیم عنبری اور احمد بن جعفر نے مجھے حدیث بیان کی، فرمایا کہ ہمیں نضر بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں عکرمہ بن عمار حدیث نے بیان کی، کہا مجھے ابو نجاشی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ: اللہ کے نبی ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو (وہاں کے) لوگ کھجوروں کو قلم لگاتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ وہ گابھہ لگاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم کیا کر رہے ہو تو انہوں نے کہا کہ ہم اسی طرح کرتے چلے آئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم اس طرح نہ کرو تو شاید تمہارے لئے یہ بہتر ہو۔ انہوں نے اس طرح کرنا چھوڑ دیا تو ان

کا پھل گر گیا یا (کہا) کم ہوا۔ کہا کہ لوگوں نے یہ بات آپ ﷺ کو بتائی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: میں ایک انسان ہوں، جب میں تمہیں دین کی کسی بات کا حکم دوں تو تم اس کو اپنالو اور جب میں اپنی رائے سے کسی چیز کے بارے میں بتاؤں تو میں بھی ایک انسان ہی ہوں۔ حضرت عکرمہ نے (شک کے انداز میں) کہا: یا اسی کے مانند (کچھ فرمایا)۔ معقری نے شک نہیں کیا، انہوں نے کہا: تو ان کا پھل گر گیا۔

## حدیث کے دیگر اسانید

### حدیث بسندِ طلحہ رضی اللہ عنہ:

یہی حدیث امام مسلمؒ نے حضرت طلحہؓ کے طریق سے بھی بیان کی ہے۔

1-حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ، وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ. وَهَذَا حَدِيثُ قُتَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: مَرَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ عَلَى رُءُوسِ النَّخْلِ، فَقَالَ: «مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ؟» فَقَالُوا: يُلَقِّحُونَهُ، يَجْعَلُونَ الذَّكَرَ فِي الْأُنْثَى فَيَلْقَحُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا أَظُنُّ يُغْنِي ذَلِكَ شَيْئًا» قَالَ فَأُخْبِرُوا بِذَلِكَ فَتَرَكُوهُ، فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ: «إِنْ كَانَ يَنْفَعُهُمْ ذَلِكَ فَلْيَصْنَعُوهُ، فَإِنِّي إِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا، فَلَا تُؤَاخِذُونِي بِالظَّنِّ، وَلَكِنْ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللهِ شَيْئًا، فَخُذُوا بِهِ، فَإِنِّي لَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ[3]

ترجمہ: ہمیں قتیبہ بن سعید ثقفی اور ابو کامل جحدری نے حدیث بیان کی۔ اور دونوں کے الفاظ قریب تھے۔ یہ حدیث قتیبہ کی ہے۔ (یعنی یہ الفاظ قتیبہ کی حدیث کے ہیں) دونوں نے کہا کہ ہمیں ابو عوانہ نے سماک سے، انہوں نے موسیٰ بن طلحہ سے اور انہوں نے باپ سے روایت کی، کہا کہ: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا جو کھجور کے درختوں کی چوٹیوں پر چڑھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ: یہ لوگ گابھہ لگا رہے ہیں، یعنی نر (کھجور کا بور) مادہ (کھجور) میں ڈال رہے ہیں اس طرح یہ پھل دار ہو جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے خیال میں اس چیز میں کچھ فائدہ نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ جب اس بات کی خبر ان لوگوں کو ہوئی تو انہوں نے اس طرح کرنا چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کے بارے میں خبر دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اگر یہ کام ان کو نفع دیتا ہے تو وہ لوگ یہ کام کریں۔ میں نے ایک بات کا گمان کیا تھا تو گمان کے حوالے سے مجھے ذمہ دار نہ ٹھہراؤ۔ لیکن جب میں تم کو اللہ کی طرف سے کوئی حکم بیان کروں تو تم اس پر عمل کرو کیونکہ میں اللہ تعالیٰ پر کبھی جھوٹ نہیں بولوں گا۔

**حدیث بسند انس رضی اللہ عنہ:**

2- أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ وَثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ أَصْوَاتًا، فَقَالَ: «مَا هَذِهِ الْأَصْوَاتُ؟ »، قَالُوا: النَّخْلُ يَأْبِرُونَهُ، فَقَالَ: «لَوْ لَمْ يَفْعَلُوا لَصَلُحَ ذَلِكَ»، فَأَمْسَكُوا، فَلَمْ يَأْبِرُوا عَامَّتَهُ، فَصَارَ شِيصًا، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،فَقَالَ:إِذَا كَانَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِدُنْيَاكُمْ فَشَأْنُكُمْ،وَإِذَا كَانَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِ دِينِكُمْ فَإِلَيَّ.

**ترجمہ:-** ابو یعلیٰ نے ہمیں روایت بیان کی، فرمایا کہ عبد الاعلیٰ بن حماد نے ہمیں روایت بیان کی، فرمایا کہ: ہمیں حماد بن سلمہ نے روایت بیان کی، فرمایا کہ ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے ہمیں روایت پہنچائی اور اس نے حضرت عائشہ اور ثابت سے اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت کی کہ: نبی ﷺ نے کچھ آوازیں سنیں تو فرمایا کہ یہ آوازیں کیسی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ: لوگ کھجوروں کی قلم کاری کررہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ یہ نہ کریں تو بہتر ہوگا۔ تو وہ رک گئے اور اس سال قلم کاری نہیں کی۔ تو کھجوریں صحیح نہ آئیں۔ آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: جب کوئی دنیوی امر ہو تو تمہاری اپنی رائے ہے اور جب دینی معاملہ ہو تو وہ میرے لئے ہے۔

**حدیث کی وضاحت:**

(يأبرون) يقال أبر يأبر ويأبر كبذر يبذر ويبذر ويقال أبر يؤبر تأبيرا (فنفضت أو فنقصت) فنفضت أي أسقطت ثمرها قال أهل اللغة ويقال لذلك المتساقط النفض بمعنى المنفوض كالخبط بمعنى المخبوط وأنفض القوم فني زادهم (من رأي) قال العلماء قوله صلى الله عليه وسلم من رأي أي في أمر الدنيا ومعايشها لا على التشريع فأما ما قاله باجتهاده صلى الله عليه وسلم ورآه شرعا فيجب العمل به وليس إبار النخل من هذا النوع بل من النوع المذكور قبله مع أن لفظة الرأي إنما أتى بها عكرمة على المعنى لقوله في آخر الحديث قال عكرمة أو نحو هذا فلم يخبر بلفظ النبي صلى الله عليه وسلم محققا قال العلماء ولم يكن هذا القول خبرا وإنما كان ظنا كما بينه في هذه الروايات قالوا ورأيه صلى الله عليه وسلم في أمور المعايش وظنه كغيره فلا يمتنع وقوع مثل هذا ولا نقص في ذلك وسببه تعلق هممهم بالآخرة ومعارفها-[4]

(کہا جاتا ہے: أبر يأبرو يأبر جیسے بذریبذرویبذر، اور کہا جاتا ہے: أبريؤبر تأبيرا (فنفضت أو فنقصت) فنفضت یعنی اس نے اپنا پھل گرادیا۔ اہلِ لغت کہتے ہیں کہ اسی وجہ سے گرے ہوئے کو النفض بمعنی منفوض (گراہوا) کہا جاتا ہے جیسے الخبط بمعنی مخبوط۔ اور انفض القوم کا مطلب ہے کہ وہ اس کی زیادتی کو کھو بیٹھے۔ (من رأي) علماء فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے قول (من رأي) کا مطلب یہ ہے کہ دنیوی امور اور اس کی ذرائع معاش میں، نہ کہ شریعت میں۔ البتہ جو بات آپ ﷺ نے اپنی اجتہاد سے کہی ہو اور اس کو شریعت خیال کیا ہو تو اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ جب کہ کھجوروں کی قلم کاری اس قسم سے نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے ذکر کی گئی قسم سے ہے باوجود یہ کہ لفظ "الرأي" کو عکرمہ نے حدیث کے آخر میں اسی معنی کے لئے استعمال کیا ہے، عکرمہ نے کہا "أونحوهذا"۔ لہٰذا وہ تحقیقی طور پر آپ ﷺ کے لفظ سے واقف نہیں تھا۔) (يلقحونه) هو بمعنى يأبرون في الرواية الأخرى ومعناه إدخال شيء من طلع الذكر في طلع الأنثى فتعلق بإذن الله۔[5] (يلقحونه) دوسری روایت میں یہ قلم کاری کے معنی میں ہے اور اس کا معنی ہے کہ نر کے بور کو مادہ کے بور میں داخل کرنا، تو یہ اللہ کے حکم سے اس کے ساتھ چمٹ جاتا ہے۔

**روایت نمبر 2:**

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ: قال رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلم: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔[6]

**ترجمہ:** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ پس امام سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، آدمی سے اس کے اہل وعیال کے بارے میں سوال ہوگا، عورت سے اس کے شوہر کے گھر کے بارے میں سوال ہوگا اور غلام سے اس کے آقا کے مال کے بارے میں سوال ہوگا۔

**مکمل سند و متنِ حدیث:**

یہ حدیث امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں درج کی ہے، حدیث سند کے ساتھ یوں ہے:

حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ: سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «كُلُّكُمْ

رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔

**ترجمہ:** ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا، کہا کہ ہم کو شعیب نے زہری سے بیان کیا، کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: تم میں سے ہر کوئی نگہبان ہے اور اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ امام نگہبان ہے اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا، آدمی اپنے گھر میں نگہبان ہے اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھی جائے گی، اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

بخاری شریف میں دوسری جگہ ان الفاظ کا اضافہ ہے:

وَالخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ» قَالَ:- وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ-وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ،وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ[7]

**ترجمہ:** اور غلام اپنے آقا کے مال کا، اور اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (راوی یعنی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے) فرمایا کہ: میرا خیال یہ ہے کہ فرمایا: اور آدمی اپنے والد کے مال کا اور اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اور تم میں ہر ایک نگہبان ہے اور اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

## کتبِ حدیث میں مترادفاتِ حدیث:

### جامع ترمذی:

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ، وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا، وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُ، وَالعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ،وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ[8]

**ترجمہ:** ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے لیث نے بیان کیا، اس سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور اس نے نبی کریم ﷺ سے، فرمایا کہ: تم میں سے ہر آدمی نگہبان ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ

ہے۔ چنانچہ لوگوں کا امیر ان کا نگہبان ہے اور وہ اپنی رعایا کے بارے میں جواب دہ ہے، اسی طرح مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور ان کے بارے میں جواب دہ ہے، عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے اور اس کے بارے میں جواب دہ ہے، غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے اور اس کے بارے میں جواب دہ ہے۔ خبردار! تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

ابو عیسیٰ (امام ترمذیؒ) نے فرمایا کہ:

وَفِي البَاب عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَنَسٍ، وَأَبِي مُوسَى. وَحَدِيثُ أَبِي مُوسَى غَيْرُ مَحْفُوظٍ، وَحَدِيثُ أَنَسٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ، وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بِنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ بَشَّارٍ. قَالَ مُحَمَّدُ: وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهَذَا أَصَحُّ[9]

اس باب میں حضرت ابوہریرہ، انس اور ابوموسیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایات ہیں۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث غیر محفوظ ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی غیر محفوظ ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ) اسے ابراہیم بن بشار رمادی نے سفیان بن عیینہ سے، انہوں نے برید بن عبد اللہ بن ابوبردہ سے، انہوں نے ابوبردہ سے، انہوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ مجھے اس کی خبر محمد بن اسماعیل (بخاریؒ) نے ابراہیم بن بشارؒ کے طریق سے دی ہے۔ محمدؒ نے کہا کہ: اس حدیث کو کئی لوگوں نے سفیان سے، انہوں نے برید سے، انہوں نے ابوبردہ سے، انہوں نبی کریم ﷺ سے مرسلاً روایت کی ہے۔ یہ مرسل زیادہ صحیح ہے۔

وَفِي البَاب عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَنَسٍ، وَأَبِي مُوسَى. وَحَدِيثُ أَبِي مُوسَى غَيْرُ مَحْفُوظٍ، وَحَدِيثُ أَنَسٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ، وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بِنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ بَشَّارٍ. قَالَ مُحَمَّدُ: وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلاً وَهَذَا أَصَحُّ. قَالَ مُحَمَّدُ: وَرَوَى إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ

سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ: هَذَا غَيْرُ مَحْفُوظٍ، وَإِنَّمَا الصَّحِيحُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلاً.[10]

اس باب میں حضرت ابوہریرہ، انس اور ابو موسیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایات ہیں۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث غیر محفوظ ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی غیر محفوظ ہے۔ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ) اسے ابراہیم بن بشار رمادی نے سفیان بن عیینہ سے، انہوں نے برید بن عبد اللہ بن ابوبردہ سے، انہوں نے ابوبردہ سے، انہوں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ مجھے اس کی خبر محمد بن اسماعیل (بخاریؒ) نے ابراہیم بن بشارؒ کے طریق سے دی ہے۔ محمدؒ نے کہا کہ: اس حدیث کو کئی لوگوں نے سفیان سے، انہوں نے برید سے، انہوں نے ابوبردہ سے، انہوں نبی کریم ﷺ سے مرسلاً روایت کی ہے۔ یہ مرسل زیادہ صحیح ہے۔ محمد بن اسماعیل بخاریؒ کہتے ہیں کہ اسحاق بن ابراہیم نے معاذ بن ہشام سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ: بے شک اللہ ہر نگہبان سے پوچھے گا اس چیز کے بارے میں جس کی نگہبانی کے لئے اس کو رکھا ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں ہیں کہ میں نے محمد بن اسماعیل بخاریؒ کو کہتے سنا کہ: یہ روایت غیر محفوظ ہے۔ صحیح روایت وہی ہے جو معاذ بن ہشام عن ابیہ عن قتادہ عن الحسن عن النبی ﷺ کی سند سے مرسلاً نقل ہے۔

**روایت نمبر 3**

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ القِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ عِلْمِهِ فِيمَ فَعَلَ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ، وَعَنْ جِسْمِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ-[11]

ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: کسی بھی بندہ کے قدم اس وقت تک اپنی جگہ سے نہ ہلیں گے جب تک اس سے اس کی عمر کے بارے میں نہ پوچھا جائے کہ اس کو کیسے گزارا، اور اس کے علم کے بارے میں کہ اس پر کتنا عمل کیا، اور اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے کس طرح اس کو کمایا اور کس چیز میں اس کو خرچ کیا، اور اس کے جسم کے بارے میں کہ کس چیز میں اس کو بوڑھا کیا۔

**مکمل سند و متنِ حدیث:**

یہ حدیث امام ترمذیؒ نے جامع ترمذی میں نقل کی ہے جس کی مکمل متن سند کے ساتھ یوں ہے:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ الأَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ القِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ عِلْمِهِ فِيمَ فَعَلَ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ، وَعَنْ جِسْمِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ» هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ هُوَ بَصْرِيٌّ، وَهُوَ مَوْلَى أَبِي بَرْزَةَ، وَأَبُو بَرْزَةَ اسْمُهُ: نَضْلَةُ بْنُ عُبَيْدٍ

**ترجمہ:** عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے ہمیں بیان کیا کہ اسود بن عامر نے ہمیں خبر دی، کہا کہ ہم سے ابو بکر بن عیاش نے بیان کیا، انہوں اعمش سے، انہوں نے سعید بن عبد اللہ بن جریج سے، انہوں سے ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے، کہا کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: قیامت کے دن کسی بندے کے دونوں پاؤں نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ اس سے یہ نہ پوچھ لیا جائے کہ اس نے عمر کن کاموں میں ختم کی، اس نے علم پر کتنا عمل کیا اور اس نے مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اور اس نے جسم کہاں کھپایا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سعید بن عبد اللہ بن جریج بصری ہیں اور وہ ابو برزہ اسلمی کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ابو برزہ کا نام نضلہ بن عبید ہے۔

**سنن الدارمی:**

أَخْبَرَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ، [ص:453] عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ عِلْمِهِ مَا فَعَلَ بِهِ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ، وَفِيمَا أَنْفَقَهُ، وَعَنْ جِسْمِهِ، فِيمَا أَبْلَاهُ»[12]

**ترجمہ:** اسود بن عامر نے ہمیں خبر دی، کہا ہمیں ابو بکر نے بیان کیا، انہوں اعمش سے، انہوں سعید بن عبد اللہ بن جریج سے، انہوں نے ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: قیامت کے دن آدمی کے دونوں پاؤں نہیں ہٹیں گے یہاں تک اس سے اس کے عمر کے بارے میں نہ پوچھا جائے کہ اس کو کن کاموں میں ختم کیا؟، اور علم کے بارے میں کی اس پر کیا عمل کیا؟ اور مال کے بارے میں کہ اس کو کیسے کمایا اور کیسے خرچ کیا؟، اور جسم کے بارے کہ کس چیز میں اس کو کھپایا؟

**[تعليق المحقق]** إسناده حسن من أجل أبي بكر بن عياش والحديث صحيح (اس کی سند ابو بکر بن عیاش کی وجہ سے حسن ہے۔ اور حدیث صحیح ہے۔

سنن دارمی ہی میں دوسری جگہ پریوں ارشاد ہے: **[تعليق المحقق]** إسناده ضعيف وهوموقوف (اس کی سند ضعیف ہے، اور یہ موقوف ہے۔)

**روایت نمبر 4**

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللَّهِ.[13]

ترجمہ:۔ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے فرمایا کہ: داناوہ ہے جس نے اپنے آپ کو پہچانا (اپنے نفس کا محاسبہ کیا) اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے تیاری کیا اور عاجز وہ ہے جس نے خواہشات کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ امیدیں وابستہ کیں۔

**مکمل سند و متن حدیث:**

یہ حدیث ابنِ ماجہؒ نے اپنی سنن میں نقل کی ہے جس کی پوری سند اور متن یوں ہے:

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي يَعْلَى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ، مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا، ثُمَّ تَمَنَّى عَلَى اللَّهِ-

ترجمہ: ہمیں ہشام بن عبد الملک حمصی نے بیان کیا، کہا کہ ہمیں بقیہ بن ولید نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ابن بی مریم نے بیان کیا، انہوں ضمرہ بن حبیب سے، انہوں نے ابو یعلیٰ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: داناوہ ہے جس نے اپنے آپ کو پہچانا (اپنے نفس کا محاسبہ کیا) اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے تیاری کیا اور عاجز وہ ہے جس نے خواہشات کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ امیدیں وابستہ کیں۔

**کتبِ حدیث میں مترادفاتِ حدیث:**

**جامع ترمذی:**

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ (ح) وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:الكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللَّهِ.[14]

**ترجمہ:** ہمیں سفیان بن وکیع نے بیان کیا، کہا کہ ہمیں عیسیٰ بن یونس نے بیان کیا، انہوں نے ابو بکر بن مریم سے روایت کی ہے، (دوسری سند) اور ہمیں عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، کہا کہ ہمیں عمرو بن عون نے خبر دی، کہا کہ ہمیں ابن مبارکؒ نے خبر دی، انہوں ابو بکر بن مریم سے، ضمرہ بن حبیب سے، انہوں نے شداد بن اوس سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے، فرمایا کہ: دانا وہ ہے جس نے اپنے آپ کو پہچانا (اپنے نفس کا محاسبہ کیا) اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے تیاری کیا اور عاجز وہ ہے جس نے خواہشات کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ امیدیں وابستہ کیں۔

**امام ترمذی لکھتے ہیں:**

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. کہ یہ حدیث حسن ہے۔

**پھر اس کی تشریح میں لکھتے ہیں:**

وَمَعْنَى قَوْلِهِ: مَنْ دَانَ نَفْسَهُ يَقُولُ حَاسَبَ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ أَنْ يُحَاسَبَ يَوْمَ القِيَامَةِ.

وَيُرْوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، قَالَ: حَاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا، وَتَزَيَّنُوا لِلْعَرْضِ الأَكْبَرِ، وَإِنَّمَا يَخِفُّ الحِسَابُ يَوْمَ القِيَامَةِ عَلَى مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا.

وَيُرْوَى عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ: لاَ يَكُونُ العَبْدُ تَقِيًّا حَتَّى يُحَاسِبَ نَفْسَهُ كَمَا يُحَاسِبُ شَرِيكَهُ مِنْ أَيْنَ مَطْعَمُهُ وَمَلْبَسُهُ.[15]

**ترجمہ:** آپ ﷺ کے قول "مَنْ دَانَ نَفْسَهُ" کا مطلب یہ ہے کہ وہ دنیا ہی میں اپنے نفس کا محاسبہ کرلے۔ کہتے ہیں کہ فلاں نے دنیا میں اپنے نفس کا محاسبہ کیا، اس سے پہلے کہ قیامت میں اس کا محاسبہ کیا جائے۔ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا کہ: اپنے کا آپ کا محاسبہ کرو اس سے پہلے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے، اور بڑی پیشی (آخرت کی پیشی) کے لئے تدبیر کرو۔ جس نے دنیا میں اپنے نفس کا محاسبہ کیا قیامت کے دن اس پر حساب آسان ہو گا۔ اور میمون بن مہران سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ: بندہ اس وقت تک پرہیز گار نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے، جس طرح کہ وہ اپنے شریک کا محاسبہ کرتا ہے کہ اس کا کھانا اور لباس کہاں سے ہے؟

**امام اصفہانیؒ:**

"حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ، ثَنَا أَبُو دَاوُدَ. وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ، ثَنَا أَبُو النَّضْرِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ- هَذَا حَدِيثٌ مَشْهُورٌ بِابْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، مِثْلَهُ. وَرَوَاهُ عَنْهُ الْمُتَقَدِّمُونَ وَرَوَاهُ عَمْرُو بْنُ بِشْرِ بْنِ السَّرْحِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، مِثْلَهُ. وَرَوَاهُ ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، وَغَالِبٌ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنِ ابْنِ غَنْمٍ، عَنْ شَدَّادٍ، عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، ثَنَا مَكْحُولٌ [ص:268] الْبَيْرُوتِيُّ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ ثَوْرٍ، وَغَالِبٍ، بِإِسْنَادِهِ"[16]

**ترجمہ:** ہمیں عبداللہ بن جعفر نے حدیث بیان کی ،کہاکہ ہمیں ابوداؤد نے بیان کی،اور ہمیں ابو بکر بن خلاد نے بیان کی، کہاکہ ہمیں حارث بن ابواسامہ نے حدیث بیان کی، کہاکہ ہمیں ابونضر نے بیان کی، دونوں نے کہاکہ ہمیں عبداللہ بن مبارکؒ نے حدیث بیان کی ،انہوں نے ابو بکر بن عبداللہ بن ابومریم سے، انہوں نے ضمرہ بن حبیب سے، انہوں نے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے، فرمایا: داناوہ ہے جس نے اپنے آپ کو پہچانا (اپنے نفس کا محاسبہ کیا) اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے تیاری کیا اور عاجز وہ ہے جس نے خواہشات کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ امیدیں وابستہ کیں۔ یہ حدیث ابو بکر بن ابومریم سے عبداللہ بن مبارکؒ کی وجہ سے مشہور ہے۔ متقدمین نے اس سے اس کو روایت کیا ہے۔ عمرو بن بشر نے بھی ابو بکر بن ابومریم سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ثور بن یزید اور غالب نے مکحول سے، اس نے ابن غنم سے، اس نے شداد سے، اس نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ہمیں سلیمان بن احمد نے حدیث بیان کی، کہاکہ ہمیں مکحول البیرونی نے بیان کی، کہاکہ ہمیں ابراہیم بن ابو بکر بن عمرو نے بیان کی، کہاکہ میں نے اپنے والد کو سناوہ ثور اور غالب سے اس کی سند سے حدیث بیان فرمارہے تھے۔

**روایت نمبر 5:**

سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُ هَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ: اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي-[17]

میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعائیں کبھی نہیں چھوڑتے تھے یعنی ہمیشہ یہ دعائیں مانگتے تھے۔ اے اللہ! میرے سامنے، میرے پیچھے، میرے دائیں، میرے بائیں اور میرے اوپر سے میری حفاظت کر، اوراس بات سے (بھی) تیری عظمت کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں کہ اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔

## مکمل سند و متنِ حدیث:

**یہ حدیث امام ابوداوُدؒ نے اپنی سنن میں اس سند کے ساتھ نقل کی ہے:**

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيُّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي [ص:319] سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُ هَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ، حِينَ يُمْسِي، وَحِينَ يُصْبِحُ:«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي»، وَقَالَ عُثْمَانُ: «عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي» قَالَ أَبُو دَاوُدَ: «قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي الْخَسْفَ»

**ترجمہ:** ہمیں یحیٰ بن موسیٰ بلخیؒ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں وکیعؒ نے بیان کی، اور ہمیں عثمان بن ابوشیبہ المعنی نے یہ حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں نمیر نے بیان کی، دونوں نے کہا کہ ہمیں عبادہ بن مسلم الفزاریؒ نے بیان کی، انہوں نے جبیر بن ابوسلیمان بن جبیر بن مطعم سے روایت کی، فرمایا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ صبح اور شام کے وقت یہ دعائیں کبھی نہیں چھوڑتے تھے: " اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي "اور عثمان نے فرمایا: " عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي "امام ابوداوُدؒ نے کہا کہ: امام وکیعؒ نے فرمایا کہ "أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي " سے مراد ہے: زمین میں دھنسادیا جاؤں (یعنی زمین میں دھنسادئے جانے سے پناہ مانگتا ہوں)۔

## کتبِ حدیث میں مترادفاتِ حدیث:

**مسند احمد:**

عن ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُ هَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ، حِينَ يُصبحُ، وَحِينَ يُمسىْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اللَّهُمَّ اسْتُرْعَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي-قَالَ: يَعْنِي الْخَسْفَ-[18]

*ترجمہ: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ صبح اور شام یہ دعائیں پڑھتے تھے:* "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي" *امام احمدؒ نے کہا کہ:* "أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي" *کا مطلب ہے زمین میں دھنسنا۔*

**روایت نمبر 6**

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ، فَإِنَّ المَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلاَهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ-[19]

*ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ کا قول نقل کیا گیا ہے کہ: بے شک عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرے گا تو اس کو توڑ کے رہے گا اور اگر اسے ہو نہی چھوڑ دے گا تو پھر ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہ جائے گی۔ پس عورتوں کے بارے میں میری نصیحت مانو، عورتوں سے اچھا سلوک کرو۔*

## مکمل سند و متن حدیث:

**یہ حدیث امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں اس سند کے ساتھ نقل کی ہے:**

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، وَمُوسَى بْنُ حِزَامٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَيْسَرَةَ الأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ، فَإِنَّ المَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلاَهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ۔

**ترجمہ:** ہمیں ابو کریب اور موسیٰ بن حزام نے حدیث بیان کی ،کہا کہ ہمیں حسین بن علی نے بیان کیا،اس نے رائدہ سے،اس نے میسرہ اشجعی سے،اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے،فرمایاکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:بے شک عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرے گا تو اس کو توڑ کے رہے گا اور اگر اسے ہو نہی چھوڑ دے گا تو پھر ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہ جائے گی۔ پس عورتوں کے بارے میں میری نصیحت مانو،عورتوں سے اچھا سلوک کرو۔

## کتبِ حدیث میں مترادفاتِ حدیث:

### صحیح مسلم:

وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَإِذَا شَهِدَ أَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ أَوْ لِيَسْكُتْ، وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ، إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا۔[20]

**ترجمہ:** ہمیں ابو بکر بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی،کہا کہ ہمیں حسین بن علی نے،اس نے رائدہ سے،اس نے میسرہ سے،اس نے ابو حازم سے،اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے،اس نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے،فرمایا کہ:جو کوئی اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے جب وہ کسی معاملہ پر حاضر ہو جائے تو بھلائی کی بات کرے یا پھر چپ رہے۔ پس عورتوں کے بارے میں میری نصیحت مانو۔بے شک عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے،اور پسلی میں سب زیادہ ٹیڑھا حصہ اوپر کا ہوتا ہے۔اگر تو اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرے گا تو اس کو توڑ کے رہے گا اور اگر اسے یونہی چھوڑ دے گا تو پھر ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہ جائے گی۔ پس عورتوں کے بارے میں میری نصیحت مانو،عورتوں سے اچھا سلوک کرو۔

### سننِ دارمی:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ قَعْنَبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ فَإِنْ تُقِمْهَا، كَسَرْتَهَا، فَدَارِهَا، فَإِنَّ فِيهَا أَوَدًا وَبُلْغَةً۔[21]

**ترجمہ:** ہمیں محمد بن عبداللہ رقاشی نے حدیث بیان فرمائی، کہا کہ ہمیں عبدالوارث نے بیان کیا، کہا کہ ہمیں جریری نے بیان کیا، اس نے ابو یعلیٰ سے، اس نے نعیم بن قعنب سے، اس نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ اگر تو اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرے گا تو اس کو توڑ کے رہے گا،

**[تعليق المحقق]** إسناده صحيح عبد الوارث بن سعيد قديم السماع من سعيد بن إياس الجريري وباقي رجاله ثقات[22] اس کی سند صحیح ہے۔ عبدالوارث بن سعید کی سماع سعید بن ایاس جریری سے ابتدائی ہے۔ اور اس کے باقی راوی بھی ثقہ ہیں۔

**مسند ابی یعلی:**

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِيَنَّ جَارَهُ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ قِرَى ضَيْفِهِ»، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا قِرَى الضَّيْفِ؟ قَالَ: «ثَلَاثٌ فَمَا كَانَ بَعْدَهُ فَهُوَ صَدَقَةٌ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَشْهَدْ بِخَيْرٍ أَوْ لِيَسْكُتْ، وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلْعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلْعِ أَعْلَاهُ، فَإِنْ أَقَمْتَهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ [ص:86]، وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا[23]

**ترجمہ:** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو وہ ہرگز اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔ جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی اچھی مہمان نوازی کرے۔ کسی سے سوال کیا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! کہ مہمان کی مہمان نوازی کتنی ہے؟ فرمایا کہ: تین (دن)، اور جو اس کے بعد ہے وہ صدقہ ہے۔ جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ بھلائی کی بات کرے یا چپ رہے۔ بے شک عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے، اور پسلی میں سب زیادہ ٹیڑھا حصہ اوپر کا ہوتا ہے۔ اگر تو اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرے گا تو اس کو توڑ کے رہے گا اور اگر اسے یونہی چھوڑ دے گا تو پھر ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہ جائے گی۔ پس عورتوں کے بارے میں میری نصیحت مانو، عورتوں سے اچھا سلوک کرو۔

[حكم حسين سليم أسد]: إسناده صحيح[24] اس کی سند صحیح ہے۔

**حواشی وحوالہ جات**

[1] فدل حسن، عباس، احمد مصطفیٰ المراغی، المفسرون مدارسھم ومناھجھم، بیروت، دار النفائس 2007، ج:1، ص:234

[2] مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري (المتوفى: 261ھ)، المسند الصحیح المسلم، دار إحياء التراث العربي- بيروت، 4/1835

[3] ایضا، صحیح المسلم، 4/1835

[4] صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان، محمد بن حبان بن أحمد، التميمي، أبو حاتم، الدارمي، البُستي (المتوفى: 354ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط، الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت، الطبعة: الثانية، 1414

[5] ایضاً

[6] بخاری: 2409، البخاري، محمد بن إسماعيل، أبو عبد الله، صحيح البخاري، دار طوق النجاة، 1422ھ، 3/120

[7] صحیح البخاری۔ 5/2

[8] الترمذي، محمد بن عيسى بن سَوْرة، أبو عيسى (المتوفى: 279ھ)، سنن الترمذي، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر، 1395ھ-1975م، 4/208

[9] الترمذي، محمد بن عيسى بن سَوْرة، أبو عيسى (المتوفى: 279ھ)، سنن الترمذي، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر، 1395ھ-1975م، 4/208

[10] ایضا 4/260

[11] ترمذی: 2417، الترمذي، محمد بن عيسى بن سَوْرة، أبو عيسى (المتوفى: 279ھ)، سنن الترمذي، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر، 1395ھ-1975م، 4/612

[12] الدارمي، أبو محمد، عبد الله بن عبد الرحمن، السمرقندي (المتوفى: 255ھ)، مسند الدارمي المعروف بـ (سنن الدارمي)، دار المغني للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية، 1412ھ، 1/452

[13] ابن ماجہ: 4260، ابن ماجة، أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني (المتوفى: 273ھ)، سنن ابن ماجہ، دار الرسالة العالمية، 1430ھ-2009م، 4/638

[14] ترمذی:

[15] ایضاً:

[16] الأصفهاني، أبو نعيم، أحمد بن عبد الله، (المتوفى: 430ھ)، حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، دار الكتاب العربي بيروت، 1/267

[17] أبو داود سليمان بن الأشعث (المتوفى: 275ھ)، سنن ابی داود، المكتبة العصرية، صيدا بيروت، 4/318

[18] مسند احمد

[19] بخاری: 3331----- صحیح البخاری 4/133

[20] صحیح مسلم: 3644

[21] الدارمي، أبو محمد، عبد الله بن عبد الرحمن، (المتوفى: 255ھ)، مسند الدارمي المعروف بـ (سنن الدارمي)، المملكة العربية السعودية، 1412ھ، 3/1425

[22] الدارمي، أبو محمد، عبد الله بن عبد الرحمن، (المتوفى: 255ھ)، مسند الدارمي المعروف بـ (سنن الدارمي)، المملكة العربية السعودية، 1412ھ، 3/1425

[23] أبو يعلى، أحمد بن علي، (المتوفى: 307ھ)، مسند أبي يعلى، دار المأمون للتراث دمشق، 1، 1404، 1/85

[24] أبو يعلى، أحمد بن علي، (المتوفى: 307ھ)، مسند أبي يعلى، دار المأمون للتراث دمشق، 1، 1404، 1/85